اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ جون ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے کی نسبت آرام ہے ۔ لیکن گرمی دانہ نکلا ہوا ہے ۔ اور اس کی وجہ سے پیٹھ زخمی ہے ۔ رات نیند نہیں آئی ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد سلمہا نے مرزا وسیم احمد سلمہا کی صحت کے لئے درخواست دعا کی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے ۔

تھیاگلی ۔ ۳۰ جون ۔ یہاں خان قیوم کی صدارت میں سرحد کے ڈپٹی کمشنروں کی کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا گیا کہ ۵۹ ہزار مہاجرین میں سے ۵۷ ہزار کو کام پر لگایا جا چکا ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت " اور قرآن کریم کی حقانیت پر اس دلیل سے نہایت اعلیٰ و اجلیٰ ثبوت پیدا ہوتا ہے کہ آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے وقت میں دنیا میں بھیجے گئے کہ جب دنیا زبان حال سے ایک عظیم الشان مصلح کو مانگ رہی تھی ۔ اور پھر نہ مرے اور نہ مارے گئے ۔ جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کر دیا ۔ جب نبوت کے ساتھ ظہور فرما ہوئے ۔ تو آتے ہی اپنی ضرورت دنیا پر ثابت کر دی ۔ اور ہر ایک قوم کو ان کے شرک اور ناراستی اور مفسدانہ حرکات پر ملزم کیا ۔ "

(نور القرآن حصہ اول صلا)

امریکی ایوان نمائندگان میں ایران کو کاریگر بہم پہنچانے کیلئے قانون

واشنگٹن ۳۰ جون ۔ امریکی ایوان نمائندگان میں ایک بل اس بارے میں پیش ہونے والا ہے ۔ کہ اگر برطانیہ اپنے کاریگر ایران کے تیل صاف کرنے والے کارخانوں سے واپس بلالے تو ایران کے تیل کے چشموں کی پیداوار کو بحال رکھنے کے لئے امریکہ ایران کو کاریگر مہیا کرے ۔ ورنہ وہ روس سے استدعا کرے گا ۔ اس بل میں برطانیہ کی پالیسی پر نکتہ چینی کرنے کے بعد کہا گیا ہے ۔ برطانیہ پر واضح ہونا چاہیئے کہ اگر ایران سے تیل ملنا بند ہو گیا ۔ تو دنیا جلد اس کمی کو پورا نہیں کر سکے گی ۔ لہذا امریکہ کو فنی عملے کی بھرتی کے لئے قانونی طور پر گنجائش نکالنی چاہیئے ۔

ہیگ ۔ آج بین الاقوامی عدالت میں برطانیہ کی ایرانین کمپنی کے مفادات کے تحفظ کے بارے میں اپیل کی سماعت شروع ہوئی ۔ برطانوی کونسل نے عدالت سے درخواست کی کہ ایران کے نام حکم امتناعی جاری کیا جائے ۔ کونسل نے اس کے جواز کے لئے کہا کہ ۱۹۲۷ء میں اس عدالت نے چین میں بلجیم کے حقوق کے تحفظ کے لئے اسی قسم کا حکم امتناعی جاری کیا تھا ۔ آج عدالت میں ایران کی طرف سے پانچ ہزار الفاظ کا ایک بیان پڑھا گیا ۔ جس میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کی خود غرضی کی پالیسی کی وجہ سے یہ جھگڑا موجودہ صورت اختیار کر گیا ہے ۔ مقدمہ کو خارج کر دینے کی درخواست کی گئی ہے ۔ کیونکہ اس میں حکومت برطانیہ خواہ مخواہ فریق مقدمہ ہے ۔ اصل جھگڑا کمپنی اور حکومت ایران کے مابین ہے ۔

لنڈن ۔ آج برطانوی وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے ۔ اگر ایران نے بین الاقوامی عدالت کے حکم امتناعی کی پروا نہ کی ۔ تو برطانیہ معاملہ کو سلامتی کونسل میں لے جائے گا ۔

طہران ۔ آج برطانوی سفیر مقیم طہران ۔ نے ایرانی وزارت خارجہ کو ایک اور یادداشت بھیجی ۔ جس میں لکھا گیا ہے ۔ کہ جب تک اسٹوروں میں صاف شدہ تیل رکھنے کی گنجائش رہے گی ۔ کارخانہ چلے گا اس کے بعد آبادان کا تیل صاف کرنے والا کارخانہ بند کر دیا جائے گا

آج ایرانی پولیس نے بعض خفیہ کاغذات اور خفیہ ریڈیو ٹرانسمیٹروں کی دستیابی کے لئے کمپنی کے دفتر پر چھاپہ مارا ۔

نیویارک ۳۰ جون معلوم ہوا ہے کہ ۱۶ ملکوں نے جنگ کوریا کو بند کرنے کے لئے سات نکاتی منصوبہ تیار کر لیا ہے ۔ جس میں کمیونسٹوں سے عارضی صلح کی شرائط ہیں ۔

سلیمانکی ہیڈورکس کی سرحدبندی

کراچی ۔ ۳۰ جون ۔ آج پاکستان و ہندوستان کے نمائندوں میں سلیمانکی ہیڈورکس کی سرحدبندی کے متعلق بات چیت جاری رہی ۔ یہ بات چیت کل بھی جاری رہے گی ۔

اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم کراچی پہنچ گئے

گورنر جنرل پاکستان ۔ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ پاکستان سے ملاقاتیں

کراچی ۳۰ جون ۔ آج اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم علی الصبح دار الحکومت پاکستان پہونچ گئے ۔ آج آپ نے گورنر جنرل پاکستان ، وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان اور وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خان سے ملاقاتیں کیں ۔ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقاتوں کے وقت آپ کے ہمراہ آپ کے فوجی مشیر جنرل ڈیوس اور سیاسی و قانونی مشیر بھی تھے ۔

آج جب صبح آپ ہوائی جہاز سے اترے تو آپ نے اخبار نویسوں کو ایک مختصر سا بیان دیتے ہوئے کہا مصائب میں گھری ہوئی دنیا کی خاطر سے ایسے نازک وقت میں پاکستان و ہندوستان پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ کہ وہ کشمیر کے تنازعہ کا تصفیہ کرنے کے سلسلہ میں تعمیری تعاون سے کام لیں ۔ آپ پیر کو نئی دہلی جائیں گے ۔ جہاں چند روز رہ کر کراچی لوٹنے سے پیشتر دہلی سے سرینگر جائیں ۔ گے ۔ آپ کے عملے کے کچھ لوگ کل ہی نئی دہلی چلے جائیں گے

کراچی ۔ آج کراچی کے سیاسی حلقوں میں ڈاکٹر گراہم کی مشن کی کامیابی کے سلسلہ میں بہت سے تبصرے ہوتے رہے ۔ ان حلقوں کا خیال ہے کہ پاکستان کے ہر ممکن تعاون کے باوجود گذشتہ ۲ سال سے ہندوستان کی ہٹ دھرمی کشمیر میں غیر جانبدارانہ رائے شماری کے سلسلہ میں روک بنی ہوئی ہے ۔ اور اس نے کبھی اپنے زبانی وعدوں کو عملی جامہ پہنانے کی طرف توجہ نہیں دی ۔ ان حلقوں کا کہنا کہ اگر پاکستان کے اس عملی تعاون کے باوجود اب بھی پاکستان کے اعتماد کو ٹھیس پہونچی ۔ تو اس کے نتائج مستحسن نہ ہونگے لہذا ضروری ہے ڈاکٹر گراہم کے مدنظر رہنا چاہیئے کہ انہیں ہندوستان کی ہٹ دھرمی کو روکنا ہوگا

پشاور ۔ آج سرحد مسلم لیگ کے صدر خان عبد القیوم خان نے ڈاکٹر فرینک گراہم کا خیر مقدم کرتے ہوئے پاکستان کی طرف سے تعاون کا یقین دلایا ۔ اور کہا کہ اصل دقت تو ہندوستان کی وجہ سے ہے جو بین الاقوامی رائے کو پس پشت ڈالتے ہوئے ہر قیمت پر کشمیر پر قابض رہنے پر مصر ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ڈاکٹر گراہم ۔ وزیر اعظم ہندوستان کے رویے میں تبدیلی پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے

پشاور ۔ کل بعد نماز جمعہ ممتاز قبائلی ملکوں اور علماء نے ڈاکٹر گراہم کو ہندوستان کی ہٹ دھرمی سے آگاہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ وہ اچھی طرح سمجھ لیں ۔ کہ مسئلہ کشمیر کا فوری حل امن عالم کے لئے بے حد ضروری ہے ۔

تھائی لینڈ میں بحری فوجوں کی بغاوت

وزیر اعظم کو اغوا کر لیا گیا

بنکاک ۔ ۳۰ جون ۔ آج تھائی لینڈ کی بحری فوجوں نے بغاوت کر دی ہے ۔ باغیوں نے وزیر اعظم کو اغوا کر لیا ۔ باغی قومی جماعت سے ملکر ملک کو آزاد کرانے کا نعرہ لگاتے ہیں ۔ اور ان کے لیڈر تھائی لینڈ کے سابق نائب کمانڈر انچیف ہیں جو ہانگ کانگ میں نظر بند تھے ۔ آج تھائی لینڈ کی حکومت کے جس کی اب قیادت وزیر خارجہ کر رہے ہیں ہوائی جہازوں نے بنکاک سے ۵ میل شمال میں باغیوں کے ہیڈ کوارٹر پر بھی بم برسائے ۔ جواباً باغیوں نے بھی توپوں سے ہوائی اڈوں پر گولے برسائے

کمیونسٹوں نے ابھی تک جواب نہیں دیا

ٹوکیو ۳۰ جون ۔ آج اقوام متحدہ کی فوجوں کے کمانڈر جنرل رجوے نے وان سانگ سے جنگ بند کرنے کی جو پیشکش کمیونسٹوں کو کی تھی اسے گذشتہ ۱۶ گھنٹے سے اقوام متحدہ کے متعدد ریڈیو سٹیشنوں سے چینی کوریائی اور انگریزی زبان میں نشر کیا جا رہا ہے لیکن ابھی تک کمیونسٹوں کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا نہ ہی کسی کمیونسٹ ریڈیو نے اس کی تصدیق کی ہے ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

احباب کو دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے

(مرسلہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری)

سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء میں جو پہلی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی۔ اس میں تم خدام کو دعا کے متعلق ایک ہدایت فرمائی تھی۔ جس کی یاد دہانی ان مبارک ایام رمضان شریف میں انشاء اللہ مفید ہوگی۔ احباب پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ اور اس کے نیک نتائج سے مستفید فرمائے۔ آمین (خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری ۱۵۲ دی ماڈل ٹاؤن لاہور)

فرمایا ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی بجائے اب شیطان کی وفات پر توجہ کرے۔ مگر یہ ایسا مسئلہ نہیں۔ جو زبانی مان لینے کا ہو۔ بلکہ عملی طور پر دکھانا چاہیئے۔ کہ مرگیا شیطان قال سے نہیں مرسکتا۔ بلکہ حال سے مرتا ہے۔ وہ بے شک مرنے والا ہے۔ کیونکہ تمام انبیاء کا یہی وعدہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ہلاک ہوگا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرا شیطان مسلمان ہوچکا ہے۔ مگر آج کل کا شیطان ایسا نہیں۔ کہ مسلمان ہو جائے۔ پس اس کی بالکل سر سے بیخکنی کرنی چاہیئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے شیطان بھاگتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں جو لوگ سمجھتے ہیں۔ شیطان ایسا سادہ نہیں کہ محض لفظوں سے بھاگ جائے۔ تم سو مرتبہ لاحول کرو۔ اپنی شیطنت سے باز نہیں آنے کا۔ ہاں اگر وجود کے ذرہ ذرہ میں لاحول رچ جائے۔ اور ہر حال میں خدا پر توکل رکھا جائے۔ اور اسی کا سہارا پکڑا جائے اور خدا کا فیض چاہا جائے۔ تو پھر شیطان کا کچھ خوف نہیں۔ ایسے لوگ شیطان سے بچائے جائیں گے یہی ہیں۔ جن کو فلاح نصیب ہوتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں اپنی صفات بتا کر سب سے پہلے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے۔ گویا اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ انسان ہر حالت میں دعا کا محتاج اور ایسا کمزور ہے۔ کہ بجز خدا کے فضل کے ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔ تم اپنے تئیں پاک مت ٹھیراؤ۔ کیونکہ کوئی پاک نہیں۔ جب تک خدا پاک نہ کرے۔ اور ایک حدیث میں ہے۔ تم سب اندھے ہو۔ مگر جسے خدا دکھائے۔ تم سب گمراہ ہو۔ مگر جسے خدا ہدایت دے۔ تم سب مردے ہو۔ مگر جسے خدا زندہ کرے۔ انسان کے لئے طرح طرح کے اغلال ہیں۔ دنیا کی محبت بھی ایک طوق ہے۔ خدا کا فیض دعا سے شروع ہوتا ہے۔ ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دعا میں لگا رہے ✗

✗ مگر دعا چند الفاظ زبان سے رٹ لینے اور یوں بک بک کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ دعا تو مر رہنے کا مترادف ہے۔ ایک ہندی مثل ہے۔ جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا۔ دعا میں قوت مقناطیسی ہوتی ہے۔ جو خدا کے فضل کو انسان کی طرف جذب کر لاتی ہے۔ اسی لئے فرمایا ادعونی استجب لکم۔ بھلا یہ بھی کوئی دعا ہے۔ کہ زبان سے اھدنا الصراط المستقیم پڑھ رہے ہیں۔ اور دل میں ہے جلدی چل کر دکان کھولیں یا کاشتکاری کا کام کریں۔ یہ دعا نہیں بلکہ اپنی عمر کو ضائع کرنا ہے۔ جب تک انسان خدا کو مقدم نہیں کرتا۔ پورے طور سے دعا میں محو نہیں ہو جاتا۔ تو دعا کچھ فائدہ نہیں دیتی۔"

(بدر جنوری ۱۹۰۸ء)

---

۲۹ رمضان المبارک اور فہرست چندہ تحریک جدید

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲۹ رمضان المبارک کی شام کو ربوہ دارالہجرت میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ان مجاہدین کی فہرست دعائے خاص کے لئے پیش کردی جائیگی جو اس تاریخ تک اپنے وعدہ ہائے تحریک جدید سو فیصدی ادا فرما دیں گے۔ مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ بیرونی مشنوں کی ضروریات کے پیش نظر وعدوں کی ۲۹ رمضان المبارک سے قبل ادائیگی فرما کر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا سے حصہ لیں۔ مقامی جماعت کی ادائیگی کی اطلاعات ۲۹ رمضان تک بذریعہ خط یا تار دفتر ہذا کو مل جانی چاہئیں (وکیل المال تحریک جدید)

اعلان

مستری فیض احمد صاحب ولد میاں روشن دین صاحب جہاں کہیں بھی ہوں نظارت ہذا کو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ نیز اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتے کا علم ہو تو اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

اعلان معافی

شیخ غلام مجتبیٰ صاحب حال ساکن کوئٹہ کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضا اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب انہوں نے تعمیل فیصلہ قضا کر دی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کو معاف فرما دیا ہے۔ لہٰذا احباب مطلع رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

یہی وجہ ہے کہ صدر اول کے مسلمانوں نے یہ نمونہ بھی دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس کا پھل اس دنیا میں بھی ان کو یہ ملا کہ غیر قوموں کو اپنے مذہب کے احکام پر وہ اعتقاد نہیں تھا۔ جو مسلمانوں پر اعتقاد تھا۔ اس لئے مسلمان جس طرف رخ کرتے۔ اکثر اقوام خوشی سے ان کا استقبال کرتیں۔ اور فتح ان کے قدم چومتی۔ اور دشمنان اسلام ناکام ہوتے۔

ہم کو ہر ایک دور میں پیغامبر ملے

دل کو قرار اور سکون نظر ملے — سب کچھ ملے جو تیرا غمِ مختصر ملے

پردے میں وہ رہیں تو جہنم ہے زندگی — جنت ملے جو انکا رخ جلوہ گر ملے

اب اس کے بعد کیا ہے تصور سے پوچھئے — جلوے کسی کے مجھ کو بہ حدِ نظر ملے

ہے ان کے دم قدم سے ہر ہنگامۂ حیات — سارا جہان اُدھر ہی ملا وہ جدھر ملے

محدود ہو سکا نہ کبھی مژدۂ ازل — ہم کو ہر ایک دور میں پیغامبر ملے

میری جبینِ شوق نے سب جذب کر لئے — جو نقش پائے یار سرِ رہگذر ملے

کچھ پوچھئے نہ شاہدِ شوریدہ سر کا حال

حضرت یہ جب ملے ہمیں باچشم تر ملے

سید محمد اختر شاہد کوئٹہ

درخواست دعا: میرے بھائی چوہدری رشید احمد صاحب کی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی تیاری کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ خالد محمد از رشید سنت نگر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل کو خود خرید کر پڑھے

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ یکم جولائی ۱۹۵۱ء

معاہدات کی پابندی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۱ء میں جو الفضل ۲۷ جون میں شائع ہوا ہے۔ الٰہی جماعت کے ایک اور اہم اخلاق کو واضح فرمایا ہے۔ اور وہ ہے معاہدات کی پابندی۔ چنانچہ خطبہ میں فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح ان کے دوسرے اخلاق تھے جب کوئی شخص کسی سے معاملہ کرتا ہے۔ تو وہ ڈرتا ہے۔ کہ وہ اس سے دھوکہ نہ کرے۔ لڑائی میں ایک موقعہ کمزوری کا ایسا بھی آتا ہے۔ جب انسان خیال کرتا ہے۔ کہ صلح ہو جائے۔ لیکن اس ارادے سے پھیرنے والی ایک اور چیز ہوتی ہے۔ کہ شاید صلح کرنے کے بعد دشمن ہم سے غداری کر جائے۔ اب بے شک وہ امن دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بعد میں امن نہ دے۔ اور کچھ بزدل لوگ قوم کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ اور کہہ دیں کہ تمہیں پتہ نہیں کہ دشمن کس طرح غداری کرتا ہے۔ اور صلح کے بعد بھی اپنے حریف کو مار دیتا ہے۔

یہ صلح کا ہاتھ بڑھانے والے ممکن ہے کہ تمہیں جس تباہی کی طرف دھکیلنے والے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ جب ہم ہتھیار پھینک دیں۔ تو یہ ہمیں مار دیں۔ اس پر صلح پر آمادہ قوم پھر لڑائی پر تیار ہو جائے گی۔ لیکن اگر کوئی قوم اپنی دیانت کا سکہ بٹھا دے۔ اور دشمن کے ملکوں میں بھی یہ خبر پہنچ جائے۔ تو یہ مورچہ بھی خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ لڑائی میں ایسا موقع ضرور آتا ہے۔ کہ جب دشمن کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ تو انسان صلح کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ لیکن جب اسے یہ خیال آتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ دشمن غداری کرے۔ جب جوشیلے نوجوان آگے آجاتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کیا تم نے تاریخوں میں نہیں پڑھا۔ کہ موقعہ پر خواہ دشمن صلح بھی کر لے۔ لیکن بعد میں وہ اپنے حریف کو تہ تیغ کر دیتا ہے۔ تم اپنے ناموس کو برباد نہ کرو۔ اپنے گلے میں خود رسہ نہ ڈالو۔ بہتر ہے لڑائی کرو۔ لڑائی میں تم جیت جاؤ گے۔ یا مر جاؤ گے۔ اگر تم نے صلح کر لی۔ اور دشمن نے بعد میں تمہاری عزت اور ناموس پر ہاتھ ڈالا۔ تو آنے والی نسلیں کیا کہیں گی۔ کہ ہمارے باپ دادا کے پاس تلوار بھی۔ اور دم بھی تھا۔ لیکن وہ ڈر گئے۔ کہ اپنے بیوی بچوں کو تہ تیغ کرا دیا۔ اپنے ناموس کو برباد کر دیا۔ لیکن مسلمانوں نے اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے یہ مقام حاصل کر لیا تھا۔ کہ دشمن قوم میں سے بھی اکثریت کھڑی ہو جاتی۔ اور کہتی تم جھوٹ بولتے ہو۔ یہ لوگ اپنے ہر معاہدہ کی پابندی کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔ اس لئے ان سے جو معاہدہ ہوگا۔ وہ پتھر پر لکیر ہوگا۔ گویا یہ مورچہ بھی آپ ہی آپ فتح ہو جاتا تھا۔"

(دیکھو الفضل ۲۷ جون ۱۹۵۱ء صفحہ ۳)

آج کل تمام اقوام کا اس کے عین متضاد عمل ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آج کل کوئی قوم معاہدوں کو پورا کرنا اپنا فرض نہیں سمجھتی۔ ہٹلر نے جو یہ کہا تھا۔ کہ ایسے معاہدے چیتھڑوں سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتے اس نے گویا آجکل کے نقطہ نظر کی صحیح ترجمانی کی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اول تو بڑی بڑی اقوام ایسے تمام معاہدے اپنی طاقت کے دباؤ سے چھوٹی اقوام کے علی الرغم اپنے حق میں کروا لیتی ہیں۔ اس لئے جب فریق ثانی کو محسوس ہوتا ہے۔ کہ وہ اب اس دباؤ کے زیر اثر نہیں رہا۔ تو وہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرنا جائز سمجھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آج کل کے معاہدے عدل و انصاف کی بنا پر ہوتے ہی نہیں۔ شروع ہی میں فریقین کی نیت بد ہوتی ہے۔ پھر بڑی بڑی اقوام جو معاہدے آپس میں کرتی ہیں۔ وہ بھی حالات سے مجبور ہو کر کرتی ہیں۔ جب وہ حالات نہیں رہتے۔ تو وہ اپنے آپ کو معاہدہ کی پابندی سے آزاد سمجھتی ہیں۔

آج کل ایران کے تیل کا مسئلہ درپیش ہے۔ ایران نے تیل کو قومی ملکیت بنا لیا ہے۔ برطانیہ جس کا مفاد برطانوی کمپنی کے مفاد کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس کو معاہدہ کی خلاف ورزی سمجھتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایران کہتا ہے۔ کہ اس نے صرف اپنی سلطانی آزادی اور خود مختاری کا استعمال کیا ہے۔ ایسا معاہدہ جو دباؤ کے زیر اثر کیا گیا تھا۔ اس اختیار پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح مصر کا معاملہ ہے۔ اور دیگر مشرقی ممالک بھی یہی ادعا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ مغربی اقوام نے دباؤ کے ماتحت معاہدے کروائے ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ ان کی پابند نہیں ہیں۔

اس دفاع میں بہت حد تک صداقت ہے۔ خود برطانیہ اور دیگر مغربی ممالک ہزاروں معاہدات کی خلاف ورزی ہر وقت کرتے رہتے ہیں۔ اور آج کل جیسا کہ ہم نے اوپر وضاحت کی ہے۔ تمام دنیا کی اقوام کی ذہنیت ہی ایسی بن گئی ہوئی ہے۔ کہ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" ایک طاقتور قوم معاہدہ کو توڑنا کوئی بات ہی نہیں سمجھتی۔ وجہ یہی ہے کہ آج اقوام میں اخلاقی روح مردہ ہو چکی ہوئی ہے۔ جو صرف مادی طاقت ہی کی پرستش ہوتی ہے۔ حق کو مادی طاقت کا غلام سمجھا جاتا ہے۔ جس کے پاس مادی طاقت ہے۔ وہی حق پر ہے۔ اور جس کے پاس یہ طاقت نہیں وہ ناحق پر ہے۔ ان کے نزدیک حق مردہ ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی طاقت تسلیم نہیں کی جاتی۔

ایسی اخلاقی پستی کے زمانہ میں معاہدے واقعی اس کاغذ کی قیمت بھی نہیں رکھتے۔ جس پر وہ لکھے جاتے ہیں۔ اقوام کے امراض میں یہ مرض نہایت مہلک ہے۔ دنیا کی موجودہ بے چینی اسی اخلاقی پستی کی وجہ سے بڑھ رہی ہے۔ اگر معاہدے عدل و انصاف کے پیش نظر کئے جائیں۔ اور پھر مختلف اقوام ان کی پابندی کو ضروری سمجھیں۔ اور حتی الوسع ان کی خلاف ورزی سے بچنے کی کوشش کریں۔ تو آج ہی دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

الغرض بین الاقوامی امن کی بنیاد دراصل معاہدوں کی پابندی پر ہے۔ جس کا آج کل کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اور ذرا ذرا سے بہانے پر سنجیدہ سے سنجیدہ معاہدہ کو ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اقوام کا آپس میں ایک دوسری پر سے اعتماد اٹھ گیا ہے۔

یہ بھی کفر کی ایک خصوصیت ہے۔ کہ وہ معاہدوں کا پابند نہیں ہوتا۔ کفار مکہ اور اہل کتاب کا کیریکٹر اسی طرح کا تھا۔ ادھر وہ مسلمانوں سے معاہدے کرتے اور ادھر توڑ دیتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آخر میں اللہ تعالیٰ نے ان دونو فریقوں کے لئے انتہائی اقدام لینے کی اجازت فرمائی۔ جیسا کہ سورہ توبہ میں اس کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

افسوس ہے کہ سیاسی مولویوں نے یہاں بھی بڑی ٹھوکر کھائی ہے۔ اور سورۂ توبہ کے اس حصہ کے معنی عجیب و غریب کر ڈالے ہیں۔ اور یہ کلیہ نکالا ہے کہ نبی اللہ اپنی قوم کو اتمام حجت کے بعد اگر وہ ایمان نہ لائے۔ تو صرف اتنی وجہ سے تہس نہس کر سکتا ہے۔ چنانچہ امین احسن صاحب اصلاحی فرماتے ہیں:۔

"تاریخ بھی یہی بتاتی ہے۔ کہ ہر نبی نے اپنی قوم پر حجت تمام کرنے کے بعد اس کے خلاف تلوار اٹھائی۔ اور منکرین کو ملیامیٹ کر دیا۔"

(ترجمان ستمبر ۱۹۵۱ء)

حالانکہ سورہ توبہ میں ان کی بیان کی ہوئی یہ احکام تہس نہس کرنے کی کوئی ایک وجہ نہیں بلکہ کئی ایک وجوہات بیان فرمائی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک نہایت اہم بلکہ بنیادی وجہ متواتر معاہدہ شکنی بھی ہے۔

سورہ توبہ کے اس مقام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ۔ ذالک بانھم قوم لا یعلمون۔ (توبہ)

اور اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ لے تو اسکو پناہ دے۔ یہاں تک کہ وہ کلام القدس سن لے۔ پھر اس کو اس کے امن میں پہنچا دے۔ یہ اس لئے کہ یہ قوم وہ ہے۔ جو جانتی نہیں۔

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ مشرک جو پناہ گیر ہو۔ اس کو صرف تبلیغ حق کر کے اس کے مقام امن میں حفاظت سے پہنچا دے۔ اگر ان سیاسی مولویوں کا فتویٰ درست ہوتا۔ تو حکم یہ ہوتا۔ کہ اسکو کلام اللہ سناؤ۔ اور اگر ایمان نہ لائے تو فوراً اسے قتل کر دو۔ کیونکہ اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔

خیر! یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل بات یہ ہے کہ کفار کو جو سزا دی گئی۔ اسکی ایک بڑی اور بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ کسی معاہدے کی پابندی کرتے ہی نہیں تھے۔ ادھر معاہدہ کیا اور ادھر پھر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ ایسی قوم کا صفحہ ہستی سے مٹ جانا ہی اچھا ہے۔ جو

ان یظھروا علیکم لا یرقبوا فیکم الا ولا ذمۃ۔ یرضونکم بافواھھم وتابی قلوبھم (توبہ)

یعنی اگر تم پر وہ غالب آ گئے۔ تو تمہارے متعلق عہد اور ذمہ داری کی کوئی رعایت نہ رکھیں۔ وہ تمہیں منہ کی باتوں سے خوش کرتے ہیں۔ مگر ان کے دل انکاری ہیں۔ مشرکین کو تہس نہس کرنے کی اور بھی بہت سی وجوہات تھیں۔ مگر متواتر اور مستقل عہد شکنی بھی ایک بہت بڑی بلکہ بنیادی وجہ تھی۔ آخر ایسے لوگوں کا اور کیا علاج ہو سکتا تھا۔ صلح حدیبیہ کی شرائط کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ معاہدوں میں ان کے ساتھ نہایت رعایت روا رکھی جاتی تھی۔ مگر جونہی وہ سمجھتے کہ ان کی طاقت بڑھ گئی ہے۔ معاہدہ توڑ دیتے۔ ایسی قوم کے ساتھ کب تک صبر سے کام لیا جا سکتا تھا۔ معاہدہ شکنی ان کی فطرت ثانیہ بن گئی تھی۔ پھر مجبور ہو کر یہ فیصلہ کرنا کہ یا تو یہ ایمان لائیں۔ ورنہ ان کو مٹا دیا جائے۔ کس طرح قرین انصاف نہ تھا۔

غرض واللہ قوم کے نزدیک عہد شکنی کا مرض بین الاقوامی نقطۂ نظر سے دنیا کے امن کے لئے نہایت مہلک مرض ہے اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ الٰہی جماعت پابندی معاہدات کا نمونہ بھی دنیا کے سامنے پیش کرے

(باقی صفحہ ۲ پر)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قدیم تصاویر کا مطالعہ

از مکرم عبدالقادر صاحب لائل پور

قرآن مجید کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے دو دور ہیں پہلا دور واقعہ صلیب تک فلسطینی زندگی کا دور اور دوسرا واقعہ صلیب کے بعد کے زمانہ کا دور۔ چنانچہ فرمایا

وجعلنا ابن مریم وامہ
ایۃ واوینٰھما الی ربوۃ
ذات قرار ومعین
(سورۃ المومنون)

اور ہم نے ابن مریم اور اس کی والدہ کو ایک نشان بنایا اور وہ نشان یہ ہے کہ ہم نے ان کو دشمنوں کے ہاتھ سے مخلصی دے کر ایک بلند قطعہ زمین پر جو سرسبز و شاداب تھا اور ساتھ ہی رہنے سہنے کے قابل بھی تھا وہاں پانی اور ضروریات پورا کرنے کے لئے چشمے بھی جاری تھے جگہ دی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عمر ایک صد بیس برس بتائی گئی ہے۔ آپ کی عمر کے ۳۳ سال فلسطین میں گزرے اور بقایا عمر مسافرت میں اور ہندوستان اور کشمیر کے علاقہ میں گزری۔ یہ وہ عظیم الشان تحقیق ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے علم پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے آج سے ۵۵ سال پیشتر پیش کی۔ اس کی تصدیق میں سینکڑوں شہادات مہیا ہو چکی ہیں۔ اور روز بروز ہو رہی ہیں اس سلسلہ میں ایک نئی شہادت درج ذیل ہے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے پندرھویں ایڈیشن میں یسوع مسیح Jesus Christ پر جو مقالہ درج کیا گیا ہے۔ اس میں آپ کی وہ تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔ جو دوسری صدی مسیحی سے لے کر سترھویں صدی مسیحی تک کے زمانے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان تصاویر پر غور کرنے سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ ابتدائی عیسائی مصورین جہاں آپ کے عنفوان شباب کی جھلک اپنی تصاویر میں دکھاتے ہیں۔ وہاں آپ کے بڑھاپے کے آثار بھی اپنی تصاویر میں پیش کرتے ہیں بلکہ اس زمانہ کی زیادہ تر تصاویر میں ایک نہایت ضعیف العمر مسیح ابن مریم کی شبیہ پیش کی گئی ہے جو قوم کے ہموم و غموم میں رنجور اور نڈھال نظر آتے ہیں لیکن اس کے بعد کے مصورین صرف آپ کے عنفوان شباب کی تصویر پیش کرتے اور زیادہ تر واقعہ صلیب کے منظر پر زور دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی عیسائی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر جانے کی بجائے بڑھاپے کی عمر کو پہنچ کر فوت ہوئے۔ لیکن بعد میں جب یہ عقیدہ رائج ہو گیا کہ آپ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ تو اس زمانہ کی تصاویر میں صرف آپ کی جوانی کی جھلک نمایاں کی گئی ہے۔

مسیح ناصری علیہ السلام کی ایک تصویر جو کہ روم میں مقدس پطرس کے آثار سے دستیاب ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری نہایت بڑھاپے اور ضعیفی کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ ریش مبارک کے بال سفید ہیں۔ گال پچکے ہوئے ہیں۔ سر کے بال بالکل جھڑ چکے ہیں۔ آنکھیں بند ہیں جیسے کوئی ابدی نیند سو رہا ہو۔ یہ تصویر ایک معمر مرد مغموم کی شبیہ پیش کرتی ہے۔ اس تصویر کے نیچے لکھا ہوا ہے۔ کہ یہ بات یقینی طور پر پایۂ تحقیق تک پہنچ چکی ہے۔ کہ یہ تصویر دوسری صدی مسیحی سے تعلق رکھتی ہے۔ مقدس پطرس کے آثار سے اس تصویر کا ملنا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ مقدس پطرس یا آپ کے تابعین کے نزدیک حضرت مسیح ناصری نے لمبی عمر پائی ہے۔

ایک اور تصویر روم میں اصحاب کہف کی غاروں سے ملی ہے جنہیں Catacombs کہتے ہیں۔ یہ تصویر بھی آپ کے بڑھاپے کی عمر سے تعلق رکھتی ہے۔ گو اتنا بڑھاپا نہیں جتنا پہلی تصویر سے ظاہر ہے۔ پہلی تصویر اور اس تصویر کے حلیہ میں کوئی فرق نہیں۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان دونوں تصویروں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

دوسری صدی مسیحی کی ایک اور تصویر جو کہ جنیوا کے چرچ S. Bartolomeo سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں بھی ایک معمر انسان کے خد و خال پیش کئے گئے ہیں۔ ان تصاویر کے بعد سترھویں صدی تک کی سب کی سب تصاویر اور نقوش میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے جوانی کے نقوش دکھائے گئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد کے مصورین نے ان عیسائی عقائد کی ترجمانی کی ہے جو آج تک ان میں چلے آتے ہیں۔ لیکن ابتدائی مصورین نے پطرس اور اصحاب کہف کے عقائد کو اپنی تصاویر میں پیش کیا ہے۔

یہ تصاویر انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا ایڈیشن پندرہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۰ کے ساتھ شامل ہیں۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ

یوں تو رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہی مبارک ہے۔ لیکن احادیث کے بیان کے مطابق آخری عشرہ میں چونکہ لیلۃ القدر کا مبارک وقت آتا ہے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جو عبادت آنحضرت صلعم آخری عشرہ میں بجالاتے تھے۔ وہ دوسرے دنوں میں نہیں بجالاتے تھے۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب آخری عشرہ رمضان المبارک کا شروع ہوتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت عبادت فرماتے۔ اپنی رات کو زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے کسی نے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا تو آنجناب نے فرمایا کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں آتی ہے۔ اور فرمایا فمن کان متحریھا فلیتحرھا فی السبع الاواخر۔ کہ جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں تو اس میں کیا دعا کروں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا کریں۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی کہ اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے۔ اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معافی عطا فرما۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۲)

حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں۔ اور ہر شخص کے لئے جو کھڑے یا بیٹھے عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو دعا کرتے ہیں۔ جب عید کا دن آتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے ملائکہ کے ساتھ ان لوگوں کے متعلق فخر کرتا ہے۔ خدا فرشتوں کو کہے گا۔ اے میرے فرشتو اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے اپنا عمل پورا کیا فرشتے کہیں گے اے خدایا اس کا بدلہ یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دیا جائے۔ خدا فرمائے گا کہ اے میرے فرشتو۔ میرے بندوں اور بندیوں نے میرے فرض کو پورا کر دیا ہے۔ اور اب دعا کے لئے نکلے ہیں۔ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے۔ نیز مجھے اپنے کرم اور بلندی مرتبت اور علو شان کی قسم ہے کہ میں ضرور ان کی دعا کو قبول کرونگا۔ پھر خدا کہے گا لوٹ جاؤ۔ میں نے تم سب کو بخش دیا۔ اور تمہاری بدیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ پس تمام مغفور ہونے کی صورت میں لوٹیں گے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۲)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ آخری عشرہ کے لئے تیاری کرلیں۔ اور اپنے مولے اور آقا سے مغفرت چاہیں اور اپنی حاجات کے لئے دعائیں کرلیں۔ نیز سلسلہ کی ترقی اور سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل شفا کے لئے بہت بہت دعا کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

انجام کار

مسیحا کا در کھٹکھٹانا پڑے گا
یہ نسخہ تمہیں آزمانا پڑے گا

سنو گیت جو آسماں گا رہا ہے
تمہیں بھی یہی گیت گانا پڑے گا

جسے کشتنی کشتنی کہہ رہے ہو
اسے اپنے دل میں بٹھانا پڑے گا

مری رہ میں کانٹے بچھاتے تو ہو تم
تمہیں بھی اسی راہ پہ آنا پڑے گا

کہاں تک بڑھے جاؤ گے سرکشی میں
بالآخر تمہیں سر جھکانا پڑے گا

اگر زہر ہے دعوت احمدیت
تو یہ زہر ہی تم کو کھانا پڑے گا

مسیحا کے قدموں میں اہل جہاں کو
بہر طور ناہید آنا پڑے گا

عبدالمنان ناہید

نشر و اشاعت اور ہماری ذمہ داریاں

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب آف کوروال)

(۴)

میں اس امر کو سابقہ مضامین میں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف انبیاء علیہم السلام کو تقاضائے زمانہ اور ضروریات وقت کے مطابق مختلف طریق پر بھیجا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سحر اور جادو ملک میں عام پھیلے ہوئے تھے اور خدا تعالیٰ کی مشیت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کے مقابلہ کی عصائے موسیٰ کے معجزہ سے توفیق دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں طب اپنے عروج کی بلندیوں پر تھی چنانچہ آپ کو بھی شفاء الارض کے معجزہ کے ساتھ دنیا میں بھیجا گیا چنانچہ علامہ تفتازانی اپنی کتاب تلویح میں لکھتے ہیں:۔

"علم کلام کی کتابوں میں بالتفصیل یہ بتایا گیا ہے کہ ہر نبی کو اسی رنگ کا معجزہ دیا گیا جس پر اس کی قوم کو فخر تھا اور اسی کیفیت و کمیت کی صورت میں دیا گیا جس پر زیادتی ناممکن تھی۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سحر اور جادو تھا اور حضرت مسیح کے وقت میں طب تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور پر بلاغت تھی"

(تلویح شرح توضیح مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۵۲)

اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو ہمارے سلسلہ کے مشہور معاند تھے لکھتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی قدیم سے عادت ہے کہ ہر زمانہ میں اسی قسم کے معجزات و خوارق منکرین کو دکھاتا ہے جو اس زمانہ کے لئے موزوں ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت سحر کا بڑا زور تھا اس لئے ان کو ایسا معجزہ دیا جو سحر کا ہم جنس یا ہم صورت تھا اور وہ سحر پر غالب آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں طب کا بڑا چرچا تھا اس لئے ان کو ایسا معجزہ دیا گیا جس نے طبیبوں کو مغلوب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لفظی وقت کو فصاحت کا اس دعویٰ تھا کہ وہ اپنے سوا کسی کو اہل سخن نہ جانتے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ بلاد غیر کے لوگوں کا عجم (گونگے) نام رکھتے تھے:

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۱۰ صفحہ ۸۹)

آج ہم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے جبکہ دنیا نشر و اشاعت کے ذریعہ اسلام کو مٹا دینا چاہتی تھی۔ کفر اپنے پورے زور حملہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ خود مسلمان کہلانے والے اسلام کی حقیقت سے بے خبر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک آسمانی حربہ اور اتمام حجت کی تلوار لے کر آئے۔ آپ نے اپنے دلائل حقہ، براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے اسلام کی حقانیت کو دنیا میں شائع کیا۔ آپ نے تالیفات کا سلسلہ شروع کیا جو آپ کی وفات تک ممتد رہا۔ آپ نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں دین کی اشاعت کے فرض کو ادا کیا۔ اور ایک اسلامی جماعت قائم کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ کی کتب ہمارے لئے لائحہ عمل ہیں۔ اشاعت اسلام ہمارا فرض ہے اور یہی وہ کام ہے جس کی خاطر آج کے گزرے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ایک نبی کو مبعوث فرمایا۔ اور ہم اس نبی کی جماعت ہونے کے مدعی ہیں۔ ہمیں اپنے دعوے کا عملی ثبوت دینا پڑے گا۔ کہ دعویٰ بلا دلیل بے معنی قرار پاتا ہے۔ اور ویسے دعویٰ کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی جو عمل کی کسوٹی پر پورا نہ اترے۔

دنیا خونی مہدی کی منتظر تھی کہ وہ آئے گا اور تلوار کی تیز دھار سے کفار کو قتل کرے گا۔ ہر وہ شخص جو اسلام میں داخل ہوگا بچایا جائے گا۔ اور جو شخص دین سے باہر رہے گا اس خونی مہدی کی خون آشام تلوار کا شکار ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت اس کی متقاضی نہ ہوئی۔ کہ نسل انسانی کا یوں خون بہایا جائے اور اسلام کے خوشنما اور حسین چہرہ کو قتل و غارت کی سیاہی سے بدنما کیا جائے۔ پس اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تا دین اسلام اپنی روشن دلیلوں اور حجت قاطعہ کے ساتھ ادیان عالم پر غالب ہو تا دنیا کی پیاسی اور تشنہ روحیں اس آسمانی سرچشمہ علم و ہدایت سے سیراب ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور اس کی لڑائیاں اس کی روحانی نظروں کے ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے قتل کرے گا یعنی تصرف باطن اور اتمام حجت کے ساتھ۔ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے۔ اور اس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ کہ زمینی"

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۵۲)

پس آج اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک نبی بھیجا۔ جس نے دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کیا۔ اس نے اپنے قلم کے زور سے زور آوروں کے زور توڑ دیئے۔ اپنے براہین قاطعہ سے حکماء اور فضلاء کے جھوٹے اور کھلے غلطوں کی حجتوں کو کاٹ کر رکھ دیا۔ اپنے کلام فصاحت و بلاغت سے دنیا کے ادیبوں میں ممتاز ہوا۔ اس نے ہر ادیب اور انشاء پرداز کو مقابلہ پر بلایا۔ مگر دشمن کی قلم ٹوٹ گئی اور اس کی طاقت سلب ہو گئی۔ مسیح موعود میدان صحافت میں اکیلے دعوت مبارزت دیتے رہے۔ مگر میدان میں کوئی نہ آیا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اور عربیت کے نوادر اور لطائف ادب کے دروازے میرے پر کھولے گئے۔ یہاں تک کہ میں نے عربی میں کئی طرز رسالے اور بلاغت سے آراستہ کتابیں تالیف کیں۔ پھر میں نے اس ملک کے علماء میں وہ کتابیں پیش کیں اور کہا کہ اے فاضلو! اور ادیبو! تمہارا میری نسبت یہ گمان تھا کہ میں امی اور جاہل ہوں۔ اور درحقیقت میں ایسا ہی تھا اور اگر خدا تعالیٰ کی تائید میرے شامل حال نہ ہوتی پس اب اللہ جل شانہ نے میری تائید کی اور خاص فضل اور رحمت سے اپنے پاس سے میری تعلیم فرمائی۔ اب میں ایک ادیب اور منفرد انسان ہو گیا۔ اور میں نے کئی رسالے بلاغت اور فصاحت کے لباس پہنا کر تالیف کئے۔ پس دانشمندوں اور منصفوں کے لئے میری طرف سے یہ ایک نشان ہے اور خدا تعالیٰ کی تم پر یہ حجت ہے"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۵۴-۵۵)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اسلام کی مدافعت کے لئے تلوار نہیں اٹھائی۔ نیزہ، تیر و تفنگ اور توپوں سے کام نہیں لیا۔ بلکہ انہوں نے قرآن مجید کی تلوار ہاتھ میں لے کر دشمن پر وہ وار کیا کہ عدو مجبور ہوا اور لاچار ہوا۔ اس کا دماغ بھنا گیا اور اس نے اسلام کے اس جری پہلوان کی ضرب شدید کو بری طرح محسوس کیا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمولیت کے مدعی پر یہ امر ضروری ہے کہ وہ اس طریق کی اہمیت کو محسوس کرے جس کو حضور نے اپنایا۔ ہماری کامیابی اور بہبودی اس راہ پر قدم مارنے میں ہے جس پر پیارے امام و ہادی اور رہنما نے عمل کیا ہے۔ آج دنیا پیاسی ہے اور اس کی پیاس بجھانی ہمارے ذمہ ہے۔ چاروں طرف کفر و الحاد کی مسموم ہوا پھیلی ہوئی ہے اور ہم نے اس زہر کا ازالہ کرنا ہے۔ آؤ ہم اسی تریاق سے دنیا کی رگوں میں پھیلے ہوئے زہر کا سدباب کریں۔ آج روئے زمین پر کوئی اور قوم نہیں جس کے دل میں اسلام کا درد ہو۔ مگر صرف اور صرف وہی جو حضرت مسیح موعود نے قائم کی۔ پس اے میرے بھائیو آؤ ہم اپنے نشر و اشاعت کے صیغہ کو اتنا مضبوط کر دیں کہ ہم اس فرض سے عہدہ برآ ہو سکیں جو ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اگر ہم اس صیغہ کی طرف سے غافل ہیں۔ اگر ہم اپنے مال اس صیغہ کی امداد کے لئے وقف نہیں کرتے۔ اگر ہمارے دل میں اس صیغہ کی تائید کرنے کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ تو پھر اس کا یہی مطلب ہے کہ ہم نشر و اشاعت کی اہمیت اور ضرورت سے غافل ہیں۔ مگر ذرا سا تدبر اور ذرا سا غور و فکر کرنے سے یہ امر روز روشن کی طرح نمایاں ہو جاتا ہے کہ دشمن یہی ہتھیار لے کر میدان میں اترا ہے۔ اور جب تک ہم اس ہتھیار کو استعمال نہ کریں گے کامیابی ناممکن ہے۔

آج مجلس احرار ہی کو لے لو۔ ان کے اشتہارات گندگی اور ضلالت سے پر ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر کمینہ سے کمینے حملے کئے جاتے ہیں۔ کون سا بہتان ہے جو نہ تراشا گیا اور کونسا اتہام ہے جو نہ لگایا گیا۔ ان کے نزدیک چونکہ دین میں جھوٹ اور افترا جائز ہے۔ وہ نہایت بے باکی سے اس کا استعمال کر رہے ہیں۔ متواتر اشتہارات اور ٹریکٹوں سے احمدیت کے خلاف ایک مکروہ اور گندی فضا پیدا کی جا رہی ہے۔ دنیا کی ہر کوشش اور سعی کا کچھ نہ کچھ نتیجہ ضرور نکلتا ہے۔ کفر منظم ہو کر حملہ آور ہے اور اس کے اثرات بھی مشاہدہ میں آ رہے ہیں۔ ان کے جھوٹے پراپیگنڈے۔ ان کے جھوٹے بہتانات۔ ان کے جھوٹے الزامات دماغوں میں گندے جراثیم پھیلا رہے ہیں۔ بھولے بھالے اور ناواقف انسان جنہیں احمدیہ لٹریچر کے مطالعہ کا موقعہ نہیں ملا۔ یا یوں کہیئے کہ ہم اپنی کمزوری اور اپنے تساہل کی بنا پر ان تک حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اظہار کما حقہ نہیں کر سکے ان سے متاثر ہو رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ بے گناہ احمدیوں پر حملے۔ خانہ خدا کی آتش زدگی اور احمدیوں کے بائیکاٹ کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ گویا دشمن اپنے اثرات دماغوں پر پیدا کر رہا ہے اور ماؤف اور بیمار دماغ ان کا شکار بن رہے ہیں۔ کیا ہم خاموش رہیں گے کیا ہم اپنی غفلتوں کا چہرہ چاک نہ کریں گے کیا ہم اس گندے اور زہریلے لٹریچر کا جواب نہیں دیں گے؟ ایسے ہر انسان تک پہنچانے کی کوشش نہیں کریں گے جس تک احرار کا لٹریچر پہنچا۔

اگر ہم اب نہیں کرتے۔ تو پھر ہمارا تغافل افسوسناک ہے۔ ہمیں بے بہا اور ان گنت اشتہارات اور ٹریکٹ کا سلسلہ جاری رکھنا ہے۔ تاکہ ہم دنیا کو خرابی سے بچا سکیں تاکہ ہم اس آگ کو بجھا سکیں۔ جو آج مجلس احرار اور اُن کے ہم نوا دنیا میں لگا رہے ہیں۔ وقت ہمیں پھر بیدار ہونے کے لئے جھنجھوڑ رہا ہے۔ وہ دیکھو پر و بال نکال رہے ہیں۔ حکومت اور اراکین حکومت پر پھر بدظنیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ پھر عاشقان رسول کریم صلعم کو صف اعدا میں شامل کیا جا رہا ہے۔ پھر سوسائٹی کو ستانے کی بنا دیا ہے۔ پھر حاملان کفر سامان کفر ہم کو دے رہے ہیں۔ گھر گھر میں آگ لگائی جا رہی ہے۔ گونہ گونہ منافرت کا جذبہ پھیلایا جا رہا ہے۔ حاکم اور محکوم سب کے دماغوں میں غلط اور بے بنیاد خیالات پھیلائے جا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو پھر لوگوں کی نظروں سے گرایا جا رہا ہے۔ کیا ہم ابھی نہ جاگیں گے۔ کیا ہمارا قدم تیز نہ ہوگا۔ یقیناً عدو کی یہ کوششیں۔ اور دشمن کی یہ بیداری ہمارے لئے دعوت عمل ہے۔ یہ ایک علی الاعلان چیلنج ہے۔ اور اے حضرت مسیح موعود کی فوج کے جانباز سپاہیو۔ کیا تم اس چیلنج کو قبول نہ کرو گے۔ کیا اس طرح دنیا کو گمراہی کے گڑھے میں گرنے دو گے۔ کیا دنیا پر ان غلط اعتراضات اور بے بنیاد اتہامات کی حقیقت واضح نہ کرو گے۔ ہمیں حکومت اور عمال حکومت کو بھی بتانا ہوگا۔ کہ ہم مظلوم ہیں۔ اور ہمیں دنیا سے بھی کہنا ہوگا۔ کہ ظالم اپنے ظلم سے حد سے متجاوز ہے۔ مگر زبان وہ کام نہیں کر سکتی جو قلم کر سکتی ہے۔ ہم ایک ایک در تک نہیں پہنچ سکتے۔ مگر ہم اپنے لٹریچر کی اشاعت سے ہر انسان تک اپنا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ اور یہ نشر و اشاعت کے صیغہ کی مضبوطی اور کارکردگی پر منحصر ہے۔ پس آؤ ہم سنجیدگی سے اس پر غور کریں۔ آؤ ہم صیغہ نشر و اشاعت کی ہر رنگ میں مدد کریں۔ مالی امداد اولین چیز ہے۔ تاہم اس کے فنڈ کو اتنا مضبوط بنا دیں۔ کہ وہ اس زہر کے لئے تریاق مہیا کر سکے جو دشمن پھیلا رہا ہے تا وہ دوماں کا مداوا ہم پہنچانے کے قابل ہو۔ جس دوماں سے کئی روحیں مفلوج ہو رہی ہیں۔ تا ہمارا نشر و اشاعت کا محکمہ اس قابل ہو سکے۔ کہ وہ اندھوں کو آنکھیں بخشے اور بہروں کو کان دے۔ اگر آج اس زمانہ میں جب کہ دشمن منظم مخالفت کر رہا ہے۔ عدو کی خفیہ اور علانیہ کوششیں ایک نظام کے ماتحت ہیں۔ حق کو مٹانے کے لئے ہر حیلہ جائز سمجھا گیا ہے۔ طاغوتی طاقتوں کا اجتماع ہو رہا ہے۔ وقت آگیا ہے۔ کہ ہمارے جوش لبیک ہوں۔ ہماری رفتار تیز ہو۔ وہ قوم جو زمانہ اور وقت کی رفتار سے تاو وقف رہتی ہے۔ کبھی معاف نہیں کی جاتی۔ پروپیگنڈا اور مکروہ ستائے ناروا کا جو پراپیگنڈا جاری ہے۔ ہمیں اپنی قوت مدافعت کو مضبوط بنانا ہے۔ اور ایک مرکزی نظام کے ماتحت اس خلاف انسانیت پراپیگنڈا کا جواب دینا ہے۔ مگر یہ خاموشی سے نہیں ہو سکتا۔ سکون اور جمود پیام تنزل ہے۔ آؤ کہ ہم وقت کی نزاکت کو محسوس کریں۔ دشمن کی بیداری سے فائدہ اٹھائیں۔ دشمن کی ہر بات کا جواب دینا ہمارا فرض ہے۔ اور اس کے سیاہ اور گھناؤنے ارادوں کا دنیا پر انکشاف ہمارا فرض۔

مگر کیا یہ سب کچھ بغیر کوشش۔ بغیر قربانی بغیر جدوجہد کے خود بخود ہو سکتا ہے۔ اگر احرار کا فتنہ واقعی گندہ اور بڑا ہے۔ اگر ان کا طریق واقعی قابل نفریں ہے۔ اگر ان کے ارادے واقعی مکروہ ہیں۔ اگر ان کی چالیں واقعی خلاف انسانیت ہیں۔ اگر ان کا پروپیگنڈا واقعی لوگوں کو گمراہ کر سکتا ہے۔ اگر وہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اس کے مقدس خلفاء پر گند اچھال رہے ہیں۔ اگر واقعی وہ احمدیت پر جھوٹے اور بے بنیاد اتہامات لگا رہے ہیں۔ اگر واقعی وہ احمدیت کو مٹانے اور ملیا میٹ کرنے کے ارادے سے نکلے ہیں۔ تو کیا ہمارے ہر چھوٹے اور بڑے مرد و زن اور نوجوان امیر اور غریب کا فرض نہیں۔ کہ ہم اس فتنہ کا ازالہ کریں۔ ہمیں اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو استعمال میں لانا چاہئے۔ ہمیں ان کے گند سے ازالہ کا جواب دینا ہوگا۔ ہمیں چین نہیں آ سکتا۔ جب تک ہم ان اتہامات کا جواب نہ دیں۔ جب تک ہم اُس انسان تک اپنی آواز نہ پہنچائیں۔ جس تک اُن کی آواز پہنچی۔ اور یہ کب ہوگا۔ جب کہ ہم ایک نظام کے ماتحت لٹریچر شائع کریں۔ پھر ایک مناسب انتظام کے ماتحت اس کی تقسیم کریں۔ اور ہر اُس انسان تک اپنے لٹریچر کو پہنچا دیں۔ جس تک وہ گند اور بے بنیاد اعتراضات پہنچے۔ ہر شخص غور کرے۔ اور سوچے۔ کہ آیا ہم ہر ایسے شخص تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو پھر ہمارا افسوس بلا وجہ ہے۔ ہماری غیرت کا امتحان ہے۔ میرے دوستو! یہی نشر و اشاعت ہمارا کام ہے۔ اور یہی ہماری ابتدا تھی۔ اور اسی سے ہم اپنی عروج کی بلندیوں پر پہنچیں گے۔ یہی زمانے کے امام کا طریق ہے۔ اور یہی ہمیں ورثہ میں ملا۔ پس آؤ۔ ہم اس ورثہ کو سنبھال کر رکھیں۔ کہ اسی میں ہماری زندگی ہے۔ اور اسی میں ہماری بقا۔ قوموں کی سربلندی۔ اور اسلام کی فتح مندی کا کام آج ہمارے سپرد کیا گیا۔ اور اس کا طریق حصول نشر و اشاعت ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس حقیقت کو سمجھیں۔ بلکہ اپنے اور اپنے ماحول کے دوستوں کی زندگی میں ایک انقلاب پیدا کریں۔ وہ اس مقصد عظیم کو سمجھیں۔ جس کے لئے آج خدا تعالیٰ نے ... کو ایک نئی عظمت بخشی۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

شہدائے بالاکوٹ کے مزاروں پر نصب کردہ کتبہ جات

(از مکرم محمد مرزا خان صاحب اپیل نویس نوشہرہ)

اخبار زمیندار ۹ رمئی سنہ ۵۱ء اور روزنامہ آزاد میں یہ خبر بڑے غم و غصہ کے لہجے میں شائع ہوئی ہے کہ مزارات حضرت سید احمد بریلوی اور حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہما پر قادیانیوں احمدیوں نے کتبہ جات نصب کئے۔ اور احمدیوں کو مزارات بنوانے کی اجازت کیوں دی گئی۔ چنانچہ اس جرم کے تدارک کے لئے حکومت سرحد کو توجہ دلائی گئی ہے۔

جن حضرات نے سفر بالاکوٹ میں کتبہ جات لاہور کو دیکھ کر اظہار غصہ اور رنج کیا ہے۔ انہوں نے اس امر کو پردہ اخفا میں رکھا ہے۔ کہ جب یہ ہر دو مزار نامعلوم طور پر شکستہ پڑے ہوئے تھے۔ تو سال ۱۹۰۲ء میں خان محمد محبوب خان احمدی آف زیدہ ضلع پشاور جو تحصیل مانسہرہ میں تحصیلدار ہو کر آئے تھے۔ بالاکوٹ کے عمر رسیدہ بزرگوں سے ان مزارات کی شناخت لے کر ہر دو مزار پختہ طور پر تیار کرائے۔ اور ایک ایک کتبہ سادہ پتھروں کا تیار کرایا۔ جس پر شہداء کے اسمائے گرامی ۱۹۰۲ء مرمت قبر اور محمد محبوب خان زیدہ کا نام کندہ ہے۔ یہ کتبے اب بھی موجود ہیں۔ حضرت مولوی مرحوم کا شعر کا کتبہ ہے۔ جس پر آپ کی شخصیت اور شہادت دلدوز درد انگیز نظم میں کندہ ہے۔ زیب دیتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ احراری حضرات کو خود تو اچھے کاموں کی توفیق نہیں ملتی۔ مگر احمدیوں کے کارناموں سے جلتے ہیں۔ اور ان کو الٹا رنگ دے کر نشر کرتے ہیں۔ شہدائے بالاکوٹ کی اگر صحیح عزت ان کے دلوں میں ہوتی۔ تو جو کام احمدیوں نے وہاں کیا ہے۔ یہ کیوں نہ کرتے۔ مگر یہ فطرتی طور پر راستی اور حقیقت کے خلاف جانے پر مجبور ہیں۔ اس لئے کہ ان کے لئے ابتدا سے یہ مقدر ہو چکا تھا۔

فدیہ صیام دینے والے احباب

۲۶ جون کے الفضل میں بعض ایسے احباب کی ایک فہرست شائع ہو چکی ہے۔ جنہوں نے فدیہ صیام کے طور پر ہمیں رقوم بھیجی تھیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل اور احباب نے رقوم بھیجی ہیں۔ ان کی فہرست شائع کرتے ہوئے میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔ بعض ان میں سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ سب روپیہ بھیجنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

(خاکسار افسر لنگر خانہ)

(۱) چوہدری حسین بخش صاحب لاٹھیانوالہ ۱۶ ــ ۰ ــ ۰
(۲) میاں غلام محمد صاحب ننگر سیالکوٹ ۲۰ ــ ۰ ــ ۰
(۳) ملک نصیر احمد خان صاحب مع اہلیہ محترمہ ۳۵ ــ ۰ ــ ۰
(۴) خواجہ حفیظ الرحمٰن صاحب سرگودھا ۱۲ ــ ۰ ــ ۰
(۵) ملک شیر بہادر صاحب خوشاب ۱۲ ــ ۰ ــ ۰
(۶) خان صاحب شیخ برکت اللہ صاحب لاہور ۲۴ ــ ۰ ــ ۰
(۷) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب اوکاڑہ ۲۴ ــ ۰ ــ ۰
(۸) صوبیدار فضل محمد صاحب [illegible] ۱۲ ــ ۰ ــ ۰
(۹) ڈاکٹر بشیر محمد خانی صاحب سیالکوٹ ۱۲/۰ (۱۰) سید غلام حسین شاہ صاحب کھیوال ۱۲/۰
(۱۱) برکت بی بی صاحبہ سیالکوٹ ۱۲/۰ (۱۲) شیخ محمد دین صاحب مع اہلیہ محترمہ سرگودھا ۳۰/۰
(۱۳) والدہ صاحبہ مبارک احمد صاحب چک ۹۸ ۱۲/۰ (۱۴) ہمشیرہ صاحبہ مبارک احمد چک ۹۸ ۱۰/۰
(۱۵) بیگم صاحبہ جناب مسٹر لطیف احمد صاحب انجینئر لاہور ۱۲ ــ ۰ ــ ۰
(۱۶) چوہدری محمد حسین صاحب ملتان ۱۲/۰ (۱۷) چوہدری احمد دین صاحب گجرات ۱۲
(۱۸) جناب غلام حیدر صاحب راولپنڈی ۲۰/۰ (۱۹) چوہدری طالب دین صاحب سندھ ۳۰/۰/۰
(۲۰) خلیفہ عبد الغنی صاحب کراچی ۱۰/۰ (۲۱) چوہدری محمد شفیع صاحب [illegible] ۱۲
(۲۲) اہلیہ صاحبہ سید عبید اللہ صاحب چک جھمرہ ۱۲/۰ (۲۳) حافظ صاحب مولوی فرزند علی صاحب ربوہ ۱۰/۰
(۲۴) فضل الٰہی صاحب بھیروی دفتر ۲/۸/۱ (۲۵) والدہ صاحبہ ملک محمود احمد صاحب فدیہ صیام سیالکوٹی ۸/۰
(۲۶) اہلیہ صاحبہ چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ربوہ ۱۰ ــ ۰ ــ ۰
(۲۷) اہلیہ صاحبہ جناب عبد المنان صاحب چک جھمرہ ۱۲ ــ ۰ ــ ۰

باقی

اذکروا موتاکم بالخیر

(از عبدالرشید صاحب راشد لاہور)

خاکسار کی دادی اماں محترمہ بیگم بی بی صاحبہ ان لوگوں میں سے تھیں۔ جن کی زندگی اپنے اندر بہت سے سبق رکھتی ہے۔

ابتدائی حالات

آپ کا پورا نام بیگم بی بی اور والد کا نام قائم الدین تھا۔ جو بھاٹی دروازہ لاہور کے ایک معزز گھرانے سے تھے۔ آپ کی بڑی ہمشیرہ حضرت میاں چراغ دین مرحوم و مغفور کے عقد میں آئیں۔ اور آپ منشی میراں بخش مرحوم کے ساتھ جو اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں ملازم تھے، بیاہی گئیں۔ آپ جوانی کے عالم میں ہی بیوہ ہو گئیں۔ اور پھر آپ کا نکاح ثانی مستری جلال الدین صاحب صدیقی سے ہوا، چونکہ آپ ایک مدت پہلے احمدیت کے نور سے فیضیاب ہو چکی تھیں۔ اس لئے صدیقی صاحب کو بھی احمدیت میں داخل کرا لیا۔

آپ کو احمدیت سے ایک خاص لگاؤ تھا۔ اور نہایت ابتدائی صحابیات میں سے تھیں۔ ایک زمانہ میں جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور میں میاں چراغ دین صاحب مرحوم کے مکان میں فروکش تھے۔ مرحومہ کو آپ کی خدمت کا بھی موقعہ میسر آیا۔ اور نہایت اخلاص اور تندہی سے حضرت ام المومنین کی خدمت بجا لاتی رہیں۔ اور اسی وجہ سے حضرت ممدوحہ کو بھی آپ سے خاص اُنس ہو گیا۔ چنانچہ خاندان میں سے جو عورت بھی آپ کے ملنے کے لئے حاضر ہوتی۔ حضرت ام المومنین مرحومہ کے متعلق ضرور دریافت فرماتیں۔ مرحومہ کو بھی آپ سے بے حد الفت تھی۔ اور بعض دفعہ قادیان محض آپ کو ملنے جایا کرتیں۔ ایک دفعہ راقم الحروف کے والد جو عالم طفولیت میں تھے۔ اور مرحومہ کے اکلوتے لڑکے تھے۔ حضرت ممدوحہ کی خدمت میں حاضر کیا۔ اور نہایت عاجزانہ درخواست کی کہ اس بچے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے۔ کہ مولا کریم اسے لمبی عمر اور صاحب اولاد فرمائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ "ثمرہ کرو خدا تعالیٰ بہت برکت دے گا"۔ چنانچہ آج آپ کے مبارک الفاظ کو بچشم خود مشاہدہ کر رہے ہیں۔

آپ نے احمدیت کو نامساعد حالات میں قبول کیا تھا جب آپ کے اپنے حالات سخت نازک تھے۔ اور چاروں طرف سے مخالفت کا طوفان اٹھا چلا آتا تھا۔ اور اپنے پرائے اس نور کو ظلمت اور تاریکی میں بدلنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔ مگر مرحومہ کے پائے ثبات میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی۔ اور تادم مرگ اس اخلاص اور محبت سے اس پر قائم رہیں۔ کہ رشک آتا تھا۔ کہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ ویسی ہی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کی دینی حالت

آپ کی مذہبی اور دینی حالت بہت اچھی تھی قرآن مجید سے خاص عشق تھا۔ اور باوجود گھر کے تمام کاروبار کے قرآن مجید کثرت سے تلاوت فرماتی تھیں۔ اور اس کا اکثر و بیشتر حصہ آپ کو حفظ تھا۔ نمازوں کو نہایت سنوار سنوار کر اور ان کے صحیح اوقات میں ادا کیا کرتیں۔ تہجد کی نماز بھی کبھی قضا نہ کی جب تک ہوش رہا۔ لیل و نہار کی گردش کا علم رہا تہجد کی نماز قضا نہیں کی۔ اگرچہ آخری ایام میں اٹھنا بیٹھنا محال ہو گیا تھا۔ مگر لیٹے لیٹے ہی نمازیں ادا کر لیا کرتیں۔ کپڑوں کی پاکیزگی کا بے حد خیال رکھتیں۔ مرحومہ جس نیک کام کا علم ہو جاتا۔ اس کے متعلق سعی بھی فرماتیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتیں۔ اور ہر کام میں احتیاط کا پہلو مدنظر رکھتی تھیں جمعہ کی نماز کا خاص اہتمام کیا کرتی تھیں۔ اور مسجد میں پہلی اذان سے بھی پہلے حاضر ہو جایا کرتیں اور ذکر الٰہی اور نوافل وغیرہ میں وقت گزارتیں۔ یہی لوگ تھے جو احمدیت کی حقیقی تصویر تھے۔ اور یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے ہی لوگوں کو پیدا کرنے کے لئے مبعوث فرمائے گئے تھے۔

آپ بہت وسیع اخلاق کی مالک تھیں۔ اور اپنے بیگانے آپ کے اعلیٰ اخلاق کے مداح تھے۔ کمزوروں کا ساتھ دیتیں۔ اور اُن کی ہر طرح سے مدد فرماتیں۔ آپ کو نکاح ثانی کے بعد دو مزید بچوں کی پرورش بھی سپرد ہوئی۔ چنانچہ جس ہمدردی اور حسن سلوک سے انہوں نے ان کی پرورش فرمائی۔ وہ کچھ انہیں کا حصہ تھی۔ آپ نے ان کے لئے ہر قسم کی قربانی کی۔ حتیٰ کہ اپنی جائداد تک بیچنے سے دریغ نہیں کیا۔ طبیعت بے حد حساس تھی۔ عزیز و اقارب سے تعلقات استوار کرنے کی سخت تاکید فرمایا کرتیں اور خود اس پر سختی سے عامل تھیں۔

مرحومہ نے خاص لمبی عمر پائی تھی۔ چنانچہ وفات کے وقت آپ کی عمر کا اندازہ ۹۰ سال سے اوپر کا ہے۔ اس میں بھی آپ کے نیک اعمال کو دخل ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ نیک اعمال سے عمر دراز ہوتی ہے۔ آپ کو مرض الموت کے علاوہ کوئی مرض لاحق نہیں ہوا تھا۔ اور صحت عام طور پر اچھی تھی عمر کے آخری دو تین سال بیماری میں گذرے آپ کی وفات ۱۴ دسمبر ۴۹ء صبح ۵ بجے ہوئی حضرت امیر المومنین اور صحابہ سے اُن کی بلندی درجہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے سلسلے میں شیڈول ریٹ کے مطابق سربمہر ٹنڈر مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دس بجے صبح تک میرے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور بارہ جولائی ۱۹۵۱ء کو بارہ بجے دن تک وصول کریں گے۔ انہیں اسی روز ایک بجے بعد دوپہر پبلک میں کھولا جائیگا۔

نمبر شمار	کام کا نام	اندازاً کام کی لاگت بشمول الشرح فنڈ	زرضمانت جو ڈویژنل ہیڈ ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پاس جمع کرائی جائے گی۔
۱	خوردکوٹ قلعہ شیخوپورہ سیکشن کے میل ۵-۴/۱۲۱ پر پوائنٹ gang hut No 26 کی از سر نو تعمیر	۱۲۰۰۰/-	۳۰۰/-
۲	M-2 لاہور SDR سیکشن کے میل ۴-۱۲/۲۸ پر برج نمبر ۱۲ کے کناروں اور ڈھلوانوں کی مرمت	۱۰۰۰۰/-	۲۰۰/-
۳	قلعہ ستار شاہ کے قریب میل ۱۷-۵/۹ پر Sitoned Dil کی تعمیر	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-
۴	قلعہ ستار شاہ کے قریب میل نمبر ۲۲-۱۱/۱۱ Sitoned Dil کی تعمیر	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-

ٹھیکیدار ان کے نام مصدقہ لسٹ میں شامل ہیں۔ انہیں بارہ جولائی ۱۹۵۱ء سے قبل دینی حالت اور تجربہ وغیرہ سے متعلق سرٹیفکیٹ دکھا کر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔ اگر بیعانہ کرا سکیں۔ تو ان سرٹیفکیٹوں کا ٹنڈر کے ہمراہ آنا ضروری ہے۔

تفصیلی شرائط کسی روز ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور کے دفتر میں آکر دیکھی جاسکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

جولائی ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

۱۵ اور ۱۶ جون ۱۹۵۱ء کے پرچوں میں فہرست چھپ چکی ہے۔ ہر نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ بھی درج کر دی گئی ہے

جن احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر وصول نہ ہوئی ہوگی۔ ان کی خدمت میں قیمت ختم ہونے کی تاریخ سے دس دن قبل وی پی روانہ کر دیا جائے گا۔ اگر پھر بھی رقم وصول نہ ہوئی۔ تو تا وصولی قیمت اخبار روک لیا جائے گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ ششماہی -/۱۳ سہ ماہی -/۷ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا خرچ بچ جائیگا ڈاکخانہ میں وی پی پھنس گیا۔ تو پھر چار آنہ کا ٹکٹ لگا کر مطالبہ کرنا پڑتا ہے اس پر بھی علم نہیں۔ کہ رقم کتنے ماہ میں یا کتنے سالوں میں وصول ہو اور جب تک رقم دفتر ہذا میں نہ پہنچ جائے وصول شدہ نہیں سمجھی جاسکتی۔ لہٰذا منی آرڈر سے رقم بھجوانا محفوظ ترین ذریعہ ہے (مینیجر)

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہمکو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

صدر ٹرومین ایران میں عبوری انتظام قائم کرنا چاہتے ہیں

لنڈن ۳۰ جون۔ واشنگٹن سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ غالباً ڈاکٹر مصدق کے بھیجے ہوئے مراسلہ کے جواب میں صدر ٹرومین کسی ایسے عبوری انتظام کا مشورہ دیں گے جس سے تیل کی نکاسی جاری رہے اور اس اثنا میں مشتعل جذبات سرد پڑ جائیں اور نئے سرے سے گفت و شنید شروع کی جا سکے۔

لیکن کہا جا رہا ہے کہ کوئی ایسا عارضی منصوبہ برطانیہ کی آخری پیشکش پر مبنی ہوگا جس سے ایران کو آمدنی ملتی رہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی طے پا جائے کہ ایران اسطرح کوئی قطعی پابندی اپنے اوپر عائد نہیں کریگا اور آخری معاہدہ کی گفتگو اس بنیاد پر نہیں ہوگی۔ (اسٹار)

نئے عراقی وزیر مختار برائے پاکستان

بغداد ۳۰ جون۔ کہا جاتا ہے کہ غالباً جنرل بہاء الدین نوری کو پاکستان میں عراقی وزیر مختار کی حیثیت سے مقرر کیا جائے گا۔ پہلے خیال کیا جا رہا تھا کہ یہ عہدہ قاہرہ کی عراقی لیگیشن کے کونسل مسٹر عبد القادر کو تفویض کیا جانے والا ہے۔ (اسٹار)

برطانوی جہازوں کی برآمد

لنڈن ۳۰ جون۔ اس سال مئی کا مہینہ برطانیہ کے جہاز ساز کارخانوں کے لئے سال کا بہترین مہینہ ثابت ہوا۔ کیونکہ اس مہینے میں [illegible] جہاز تیار ہو گئے۔ یہ جہاز جن کا مجموعی وزن ۳،۴۴،۵۰۰ ٹن ہے۔ غیر ملکی حکومتوں کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ان میں سے تقریباً نصف وزن کے جہاز سمندر پار کے گاہکوں کے لئے بنائے گئے تھے جن سے ۸۹،۰۰۰ پاؤنڈ منافع ہوا۔

اقوام متحدہ کے نظریات کی نشر و اشاعت

نئی دہلی ۳۰ جون۔ جولائی کے آخری ہفتہ میں جاکارتا میں اقوام متحدہ سے تعاون کے لئے غیر سرکاری اداروں کی ایک کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد ان مختلف ایشیائی اداروں سے قریب تر رابطے قائم کرنا ہے۔ جو اقوام متحدہ کے نظریات کی نشر و اشاعت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ عوام میں اقوام متحدہ کے متعلق معلومات پھیلانے اور امن عالم کے مفاد کو تقویت پہنچانے کے لئے اقوام متحدہ کو مضبوط بنانے کا ایک پروگرام بھی مرتب کیا جائے گا۔ اس کانفرنس میں تمام ایشیائی ممالک یعنی پاکستان اور ہندوستان اور فلپائن کے مندوبین بھی شرکت کریں گے۔ (اسٹار)

اسرائیل کو ناجائز درآمد و برآمد

قاہرہ ۳۰ جون۔ مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صالح الدین پاشا نے اسٹار کو بتایا کہ اسرائیل میں ناجائز درآمد روکنے کے لئے عرب نہایت سخت کارروائی کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

ہندوستان کی سوشلسٹ پارٹی کا انتخابی منشور

نئی دہلی ۳۰ جون۔ توقع ہے کہ آئندہ ستمبر میں ہندوستانی سوشلسٹ پارٹی کا انتخابی منشور شائع ہو جائے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ سوشلسٹ پارٹی کی مرکزی عاملہ جس کا اس وقت رانچی میں اجلاس ہو رہا ہے پارٹی کی زرعی اقتصادی اور خارجی پالیسی کے متعلق رپورٹیں مرتب کرے گی۔ جس پر آئندہ ہفتہ کے اوائل میں سوشلسٹ جنرل کونسل غور کرے گی۔ غالباً آئندہ مہینہ سے سوشلسٹ انتخابی تقریروں کا جو سلسلہ شروع ہوگا ان میں انہی رپورٹوں کی [illegible] کئے جائیں گے۔

لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ باضابطہ انتخابی منشور دہلی میں سوشلسٹ پارٹی کی سالانہ کنونشن کے بعد ہی ستمبر میں شائع کیا جائیگا۔ (اسٹار)

شاہ لیوپولڈ تخت سے دست بردار ہو جائیں گے

برسلز ۳۰ جون۔ بلجیم کے وزیر اعظم جنوبی فرانس میں شاہ لیوپولڈ سے ملاقات کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ سولہ جولائی کو شاہ کی تاج و تخت سے دست برداری اور دوسرے روز ان کے لڑکے شہزادہ بادوئن کی تاج پوشی کے انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔

نئے شاہ کی تاج پوشی کی رسم بہت خاموشی کے ساتھ ادا کی جائے گی۔ بلجیم میں تخت نشینی کو شاہی پیمانہ کی تقریب بنایا گیا ہے اور اس کا ذکر نہیں ہے کہ اس موقعہ پر شاہی مہمان بیرون سے آئیں گے۔ دراصل اس موقعہ پر سرے سے تاج پوشی نہیں ہوگی۔ بلکہ صرف پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے حلف اٹھایا جائے گا۔ یہ ولندیزی طریقہ کی تقلید ہے۔ فرق یہ ہے کہ وہاں پارلیمنٹ کی بجائے کلیسا میں حلف اٹھایا جاتا ہے۔

نئے شاہ کی تخت نشینی کے بعد ایم ڈویوں کی حکومت رسمی طور پر مستعفی ہو جائے گی۔ نئے بادشاہ کی تخت نشینی پر ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ اس کی توقع نہیں ہے کہ نئے شاہ حکومت میں کوئی بڑی تبدیلی کریں گے۔ (اسٹار)

تیل کے مذاکرات دوبارہ شروع ہونے کے امکانات

لنڈن ۳۰ جون۔ تیل کے قبضہ کی تازہ ترین صورت حال سے یہ گمان ہوتا ہے کہ غالباً رویہ میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔ اور مذاکرات دوبارہ شروع کئے جانے پر ڈاکٹر مصدق رضامند ہو جائیں گے۔

ایران میں موجودہ مبصرین کا کہنا ہے کہ برطانوی عملہ کو یہاں رہ جانے کی ترغیب دینے کے لئے گذشتہ چار دنوں میں کم از کم پانچ سرکاری اعلان کئے گئے ہیں۔

طہران سے موصول شدہ اس اطلاع سے بھی اس پر امید نظریہ کی حمایت ہوتی ہے کہ وہاں اس عالمگیر خواہش اور امید کا احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ کوئی ایسا حل تلاش کیا جائے جس سے ایرانی مفاد کی پوری پوری حفاظت کرتے ہوئے بھی ایران کی اقتصادی تباہی کو روکا جا سکے اور مشرق وسطے میں خطرناک بین الاقوامی حالات پیدا ہونے کا اندیشہ بھی دفع کیا جا سکے۔ (اسٹار)

ترکیہ کے درآمدی کوٹا میں اضافہ ہوگا

استنبول ۳۰ جون۔ ترکیہ کو اس کی بعض خاص اشیاء کی ضروریات پورا کرنے کے لئے نئے درآمدی کوٹا مقرر کئے جانے کی امید ہے۔

یورپ کے اقتصادی تعاونی ادارہ نے ترک حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی ان درآمدی اشیاء کی فہرست مقرر کرے جن کی اس کے یہاں قلت ہے۔ ان اشیاء میں لوہا اور عمارتی سامان ٹین اور ربڑ شامل ہیں (اسٹار)

سوڈان کیلئے خود مختار حکومت

خرطوم ۳۰ جون۔ غیر سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ سوڈان کے دستور کے ترمیم کمیشن نے اپنے کام کا پہلا حصہ مکمل کر لیا ہے جس کا تعلق لیجسلیٹو اسمبلی اور ایگزیکٹو کونسل سے ہے اور سفارش کی ہے کہ سوڈان کو خود مختار حکومت کی اجازت دیدی جائے۔

کمیشن کا ارادہ اکتوبر میں انتخابی امور کے مطالعہ کا ہے۔ بعض معمولی ضمنی نکات وضاحت کے لئے ماہرین کو بھیجے گئے ہیں۔ (اسٹار)

مریخ کی شکل بدل رہی ہے

نیویارک ۳۰ جون۔ نجمین کی انجمن نے ۱۹۱۰ء میں مریخ کا ایک نقشہ تیار کیا تھا۔ اس وقت سے اب تک کسی نامعلوم طریقہ پر اس سیارہ کی شکل بدل گئی ہے۔ حال ہی میں جو سروے کیا گیا ہے اس میں اتنا فرق پڑ گیا ہے کہ دونوں نقشے دو مختلف سیاروں کے معلوم ہوتے ہیں۔ اب یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ کیا مریخ کے باشندوں نے یہ تبدیلیاں کی ہیں؟

اس سیارہ پر مخلوق کی موجودگی یا عدم موجودگی کے بارہ میں اب تک قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا گو اب وہاں کی مخلوق کی موجودگی کے نظریہ کو بہت کم دور تصور کیا جانے لگا ہے۔ (اسٹار)

جدہ سے مکہ معظمہ جانیوالی سڑک کی تعمیر

جدہ ۳۰ جون۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ مکہ سے جدہ جانے والی سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اندازاً ایک کیلومیٹر سڑک روزانہ تیار ہو جاتی ہے۔ ایک امریکی انجینیرنگ کمپنی جدہ سے نصف سڑک اور ایک مسلم کمپنی بقیہ نصف بنا رہی ہے۔ (اسٹار)

عرب پناہ گزینوں کی آبادکاری

نیویارک ۳۰ جون۔ فلسطین کے عرب پناہ گزینوں کی امداد کے لئے کل سے مشرق وسطے میں ان کے لئے نیا پروگرام شروع کیا جانے والا ہے۔

اس نئے پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ پناہ گزینوں کو کیمپ کے مصائب سے نجات دلا کر نئے گھروں میں منتقل کیا جائے اور راشن مہیا کرنے کے بجائے انہیں ایسے روزگار دلائے جائیں کہ وہ اپنی کفالت آپ کر سکیں۔

اس سلسلہ میں جو اقدامات کئے جانے والے ہیں ان میں ایسے علاقوں کے نزدیک جہاں روزگار کا انتظام ممکن ہے۔ بستیاں قائم کی جائیں گی اور مزید زمینوں کو زیر کاشت لایا جائے گا۔ اور دیہی علاقوں میں کنوئیں کھودے جائیں گے اور سڑکیں بنائی جائیں گی۔ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵